Date:

اسلامی معاشی نظام

اسلام اور دنیا

اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام ہی انسانیت کی معاشی نظام کا حل ہے؟

تعارف

اسلام کا معاشی نظام کوئی خالص نظری فلسفہ نہیں ہے جسے کبھی دنیا نے دیکھا اور برتا نہ ہو بلکہ یہ نظام سینکڑوں سال تک دنیا میں عملی طور پر نافذ رہا اور اس کی پریکٹس ہر دور اور ہر ملک میں ہر ملک اور ہر شخص نے مشاہدہ کی ہے کہ جب بھی یہ نظام نافذ ہو وہاں معاشی ناانصافیوں کا نام و نشان تک نہ رہا جس سے آج کی دنیا بے چین ہے وہاں امیر غریب کی جنگ کا کوئی نام و نشان نہیں تھا وہاں مزدور اور سرمایہ دار کی کوئی تفریق نہ تھی سب ایک ہی برادری کے افراد تھے وہاں مزدور اور کسان کو حقیر نہیں سمجھا جاتا تھا۔

دنیا کے دوسرے معاشی و اقتصادی نظام

دنیا میں سرمایہ دارانہ نظام (capitalism)

سرمایہ دارانہ نظام وہ اقتصادی نظام ہے جس میں وسائل پیداوار اور تجارت پر نجی اداروں کا اختیار ہوتا ہے اس نظام میں حکومت کا کردار محدود ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کے نقصانات

سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد اس تصور پر تھی کہ انسان "سرمایہ" کا خود مختار مالک ہے روزمرہ کی ضروریات کے علاوہ بھی وہ اس کی ملکیت میں آزاد ہے اور جس طرح چاہے استعمال کریں اور اپنے اختیار

Date:

جو چاہے قیمت مانگ کریں
سو سال پر

سرمایہ دارانہ نظام میں گردش میں کمی

سرمایہ دارانہ نظام سے دولت کی گردش میں کمی ہو گئی اور سرمایہ دار سود، قمار اور اکتناز کے ذریعے چاروں طرف ہاتھ مار کر روپیہ اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے اور دولت کے اس ذخیرے کی وجہ سے پوری مارکیٹ کا حکمران بن جاتا ہے۔ قیمتوں کو مصنوعی طریقے سے گرایا اور چڑھایا جاتا ہے۔

دنیا میں اشتراکیت (socialism) بطور معاشی نظام

اشتراکیت وہ معاشی نظام ہے جس میں وسائل، زمینوں اور صنعتوں پر ریاست کا کنٹرول ہوتا ہے۔

اشتراکیت نظام کے نقصانات

اشتراکیت میدان میں آئی تو سرمایہ دارانہ نظام کی تشخیص ٹھنڈے دماغ سے نہ کر سکی اشتراکیت نے کہا کو کوئی فرد کسی ذریعے پیداوار کا مالک نہیں زمینوں، کارخانوں کو جاگیردار اور سرمایہ دار کے تصرف سے نکال دو تو وہ بانس ہی رہے گا جس پر بانسری بجے۔ یہ نظام شدید ترین **ڈکٹیٹرشپ** کے بغیر نہیں چل سکتا تھا۔ اشتراکیت کے نتیجے میں چھوٹے سرمایہ دار تو ختم ہو جاتے لیکن ایک بڑا سرمایہ دار وجود میں آ جاتا جو دولت کی وسیع جھیل کو من مانے طریقے سے استعمال کرتا۔ چنانچہ پیداوار کا بہت تھوڑا حصہ محنت کش عوام میں تقسیم ہوتا اور باقی ساری دولت حکمران جماعت کے رحم و کرم پر ہوتی۔ اشتراکیت نظام ترقی ایک خاص طبقے کی ترقی سے عبارت ہے۔

CamScanner

زمام کار اگر مزدور کے ہاتھوں میں ہو پھر کیا
طریق کوہکن میں بھی وہی حیلے ہیں پرویزی

اسلامی معاشی نظام۔ جو کہ سرمایہ دارانہ اور اشتراکیت معاشی نظام سے بہتر کی ضمانت۔

(1) ملکیت صرف اللہ کی ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس اسلام کے معتدل نظام کی شاہراہ سرمایہ داری اور اشتراکیت کے درمیان سے گزرتی ہے اسلام کا کہنا ہے اس دنیا کی ہر چیز خواہ زمین، کارخانے کی شکل میں ہو یا روپے پیسے اور اشیاء صرف کی شکل میں، اصل میں اس کائنات کے پیدا کرنے والے کی ملکیت ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے

"زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے"

ہاں وہ اپنی یہ ملکیت نفع اٹھانے کے لیے اپنے بندوں کو دے دیتا ہے۔

"بلاشبہ زمین اللہ کی ہے جس کو چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے"

اس طرح جب زمین اللہ کی ہے تو اس کا استعمال بھی اللہ کی مرضی کا پابند ہے اس کے ذریعے دوسروں پر ظلم ڈھا کر زمین میں فساد پیدا کر دینا اللہ کو کسی طرح گوارا نہیں

قرآن کریم میں ارشاد ہے

"اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاؤ"

(2) بینک کے سودی نظام کے بجائے شرکت اور مضاربت کے اصول۔

CamScanner

Date:

سود ایک ایسی بیماری ہے جس سے پورا معاشی نظام تنزل ہو جاتا ہے سود میں یہ ہوتا ہے کہ اگر کاروبار کرنے والے کا نقصان ہو جائے تو سارا نقصان اسی کو اٹھانا پڑتا ہے اور قرض دینے والے کا سود ہر حال میں کھڑا رہتا ہے اور اگر نفع ہو جائے تو سارا نفع اس کو ملتا ہے اور قرض دینے والے کو چالیسواں حصہ بھی مشکل سے ہاتھ آتا ہے اور یوں دولت پھیلنے کی بجائے سکڑ جاتی ہے۔ اسلام میں سود کو سختی سے منع فرمایا ہے

"سود لینے اور دینے والے دونوں جہنمی ہیں"

اسلام نے اس کی بجائے شرکت و مضاربت کی صورت تجویز کی ہے جس میں نفع ہو تو فریقین کا ہو اور نقصانات ہوں تو دونوں اس کو برداشت کریں۔

• اسلام میں سٹہ کی اندھی تجارت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

قمار اور سٹہ میں بھی ساری قوم کا تھوڑا تھوڑا روپیہ ایک جگہ جمع ہو جاتا ہے اور اس صورت میں بھی روپیہ سمٹتا ہے اور اس کی فطری گردش رک جاتی ہے اسلام نے اس پر اور اس طرح کے کاروبار کے تمام طریقوں پر پابندی لگا دی ہے جن میں ایک فریق کا فائدہ اور باقی کا نقصان ہو۔

• اسلام میں ذخیرہ اندوزی کی بجائے زکوٰۃ کا نظام۔

آمدنی کے ناجائز طریقوں پر پابندی لگانے کے ساتھ ساتھ سرمایہ داروں سے غریبوں تک دولت

Date:

پہنچانے کے لیے اسلام نے **زکوٰۃ کا نظام** متعارف کروایا۔ اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی صدقہ، عشر، فطر، وراثت وہ چھوٹی بڑی مدات ہیں جن کے ذریعہ دولت کے تالاب سے چاروں طرف سے نہریں نکلتی ہیں اور ان سے پورے معاشرے کی کھیتی سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔

اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کا درس

اسلام سنگدلی، کنجوسی بے رحمی اور خود غرضی کے بجائے ہمدردی، سخاوت اور فراخ حوصلگی کا درس دیتا ہے حدیث مبارکہ بھی انفاق فی سبیل کی ہدایت سے بھری پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

"لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ فرمادیجئے جو ضرورت سے زائد ہو"
(البقرہ)

انشورنس کے بجائے امداد باہمی کے انجمن قائم کرنے کا درس۔

انشورنس کے موجودہ نظام میں انشورنس کمپنیوں کے جمع شدہ سرمائے سے سب سے زیادہ فائدہ بڑے بڑے سرمایا داروں کو پہنچتا ہے جو آئے دن مختلف حادثات کا سہارا لے کر رقمیں وصول کر لیتے ہیں اور غریبوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی نوبت کم ہی پیش آتی ہے۔

Date:

جبکہ اسلامی نظام "امداد باہمی" کی ایسی انجمن قائم کرنے کا تصور دیتی ہے جس سے غریب عوام بہتر طریقے سے مستفید ہو۔

اسلام مختلف رسم و رواج کو حرام قرار دیتا ہے۔

(اسلام کسب حلال کو حرام کاموں میں خرچ کرنے سے ممنوع قرار دیتا ہے)

اسلام میں کسب حلال کو کسی ناجائز راستوں پر خرچ کرنے کو ممنوع قرار دیتا مثلاً شراب پینا، شادی بیاہ کی فضول رسم و رواج، ناچنا گانا۔ جس سے انسان دولت کو عیاشیوں میں اڑا نہیں سکتا اور جائز اور معقول اخراجات کے بعد انسان کے پاس جو دولت بچ جائے ان سے وہ کوئی کاروبار بھی کر سکتا ہے اور جمع بھی کر سکتا لیکن جمع کرنے کی صورت میں اسے نصاب سے زیادہ پر زکوۃ دینی ہوگی

اسلام میں رزق کمانے کے معاشی قانون

اسلام نے باریک بینی سے جائز اور ناجائز طریقے سے رزق کمانے کے اصولوں کی تعریف کی ہے وہ چن چن کر ان تمام ذرائع کو حرام قرار دیتا ہے جس میں ایک شخص دوسرے اشخاص کو یا بحیثیت مجموعی پوری سوسائٹی کو اخلاقی یا مادی نقصان ہو مثلاً شراب اور نشہ آور چیزوں کا بنانا، فحش کاری، سود، نشہ جس سے پورا معاشی نظام تباہ ہو جاتا ہے۔

اسلام میں حق وراثت معاشی نظام میں امن و سکون پیدا کرنے کا ذریعہ۔

Date:

اسلام جائز دولت کو بھی زیادہ دیر تک سمٹا رہنے نہیں دیتا بلکہ ایسے قانون وراثت کا ہر پشت کے بعد دوسری پشت میں اسے پھیلا دیتا ہے۔ اس معاملے میں اسلام کے قانون سے باقی تمام دنیا کے معاشی نظام سے مختلف ہے جس میں جو دولت ایک شخص نے اپنی زندگی میں فراہم کی ہو وہ مرتے ہی اس کے قریبی رشتوں میں بانٹ دی جاتی ہے۔

خلاصہ

اسلام کا معاشی نظام ہی دراصل ایسا نظام ہے جس میں تمام انسانیت کے معاشی مسائل کا حل ہے۔ ایک ایسا نظام ہے جو کہ معاشرے میں امن اور خلال پیدا کرتا ہے جو کہ دنیا کے باقی معاشی نظام سے ممکن نہیں ہے۔